ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سیمسن جاوید کا شعری تشخص

SAMSON JAVED'S POETIC IDENTITY

ڈاکٹر محمد شفیق آصف

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو یونیورسٹی آف سرگودھا

محمد عمیر آصف

پی ایچ ڈی اسکالر اردو الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کیمپس

Dr. Muhammad Shafiq Asif

Assistant Professor, Department of Urdu, University of Sargodha.

Muhammad Umair Asif

PhD Scholar Urdu, Alhamd Islamic University, Islamabad Campus.

Abstract

Samson Javed is a well-known and unique poet of Urdu Ghazal. He has worked in various genres of poetry, but his most notable is Urdu Ghazal. Samson Javed's Ghazal is based on modern accent and familiar vocabulary. He is not only familiar with the classical rhythm of Urdu Ghazal, but he is also familiar with the mood of Urdu poetry. Samson Javed's poetry is simultaneously the poetry of the world and the heart. That is, he presents the conditions of the heart and human instincts in terms of psychology. And the world refers to today's society and society that is in a strange state of anxiety due to the new inventions of the 21st century and the changing contemporary conditions.

شاعری دل کے موسموں کا عکسِ جمیل ہے، شاعری حساس دلوں کی آواز ہے، شاعری عکسِ حالات کی آئینہ دار ہے، اس لیے شاعری ہر دور اور ہر زماں میں نہ صرف مقبول رہی ہے بلکہ لمحہ ء موجود میں بھی اس کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، عصری ادبی منظر نامے میں اردو شاعری کا ایک دمکتا ستارہ سیمسن جاوید کی صورت میں آسمانِ ادب پر جلوہ فگن ہے۔ سیمسن جاوید ایک ہمہ پہلو شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ بنیادی طور پر ایک میڈیا مین ہیں، صحافت ریڈیو اور ٹیلی ویژن براڈ کاسٹنگ سے گہری وابستگی ہے۔

ان کی صحافتی خدمات روزنامہ "کندن" کوئٹہ میں بطور چیف ایڈیٹر کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ ایک بیباک صحافی اور کالم نگار کی حیثیت سے اپنی ایک الگ اور منفرد پہچان رکھتے ہیں۔ سیمسن جاوید این سی این ٹی وی کے ڈائریکٹر پروڈیوسر اور اینکر ہونے کے ساتھ ساتھ روزنامہ 'جنگ" لندن کے کالم نگار ہیں۔" کرسچن نیوز الرٹ "یو کے، کے چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے ان کی خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ سیمسن جاوید ایک تخلیقی ایقان کے ساتھ ادبی اور صحافتی دنیا میں ہمہ وقت مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ شاعری کو بھی اپنے تخلیقی عمل کا حصہ بناتے ہیں۔

سیمسن جاوید غزل کے شاعر ہیں۔ وہ غزل کو اپنے اظہار کا بہترین وسیلہ گردانتے ہیں۔ وہ غزل کے قرینے میں رہ کر اپنی تہذیبی اور معاشرتی زندگی کے اہم موضوعات کو غزلیہ پیکر میں ڈھالتے ہیں۔ڈاکٹر وقار احمد رضوی رقمطراز ہیں:

"غزل کی جڑیں ہماری تہذیبی اور اخلاقی زندگی کی گہرائیوں میں پیوست ہیں، ان کو اکھاڑا نہیں جا سکتا۔"(۱)

کا شعری مجموعہ "دل کے موسم" نہ صرف ان کی باطنی کیفیات کا تخلیقی عکس ہے بلکہ اس میں ہماری معاشرتی زندگی کے نقوش بھی جھلملاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سیمسن جاوید ایک ایسا سخن ور ہے جو اپنی غزل میں انسانی معاشرے کی نہایت عمدگی سے عکاسی کرتا ہے۔ اس لیے ان کی غزل میں معاشرے میں پائے جانے والے تضادات اور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

معروضی حالات وواقعات نمایاں طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ وہ معاشرے میں انسانی قدروں کی اہمیت سے آشنا ہے کیوں کہ اردو غزل میں معاشرتی قدر (Value) نئے شعری رجحانات کی متقاضی ہے۔ معروف نقاد سید عابد علی عابد لکھتے ہیں:

"مجھے تو غزل اور انسانی معاشرے میں بڑی مماثلت نظر آتی ہے، افراد اپنے مقام پر رنگ اور خود مکتفی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق اپنی ذات کے علاوہ ایک اور "کُل" سے بھی ہوتا ہے۔ جسے اجتماع یا معاشرہ کہتے ہیں"(۲)

سب دلدار بدل جاتے ہیں
سب کردار بدل جاتے ہیں

بات آئے انصاف کی جب تو
سب معیار بدل جاتے ہیں

آپس میں جب لڑتے ہیں
اپنے ہی گھر جلتے ہیں

سیمسن جاوید ایک انسان دوست شاعر ہیں وہ انسانی معاشرے میں مثبت اقدار کے فروغ کے لیے ہمہ وقت مشغول ہیں ان کی شاعری امن اور محبت کی آئینہ دار ہے وہ نفرت کے فسوں کو توڑ کر محبت کے چراغ جلاتے ہیں

دل اجالوں سے چلو روشن کریں
کہ نئی صبحوں کا ہم درشن کریں

بارہا ان کو کریں کیوں یاد ہم
تیز دل کی اور کیوں دھڑکن کریں

تیرگی چھا گئی جفاؤں کی
پھر وفا کا دیا جلا بھی دو

یاد رکھو تمہاری مرضی ہے
اور چاہو اگر بھلا بھی دو

سیمسن جاوید کی شاعری بیک وقت دنیا اور دل کی شاعری ہے یعنی وہ دلی کیفیات کو انسانی جبلت اور نفسیات کے حوالے سے پیش کرتے ہیں اور دنیا سے مراد آج کا وہ سماج اور معاشرہ ہے جو اکیسویں صدی کی نئی نئی ایجادات اور بدلتے ہوئے معاصر حالات سے عجب اضطراب میں مبتلا ہے۔ سیمسن جاوید کی غزل پر قدیم ہندوستانی معاشرت اور تہذیب کے اثرات بھی ملتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اردو کی کلاسیکی غزل کا آغاز فارسی غزل کے زیرِ اثر ہوا اور اس عہد کی غزل کا فارسی کے ساتھ برِ صغیر کی ثقافت کے رنگ بھی موجود تھے۔ جاوید یاد اپنے مضمون "سیمسن جاوید کی غزل کے متنوع رنگ" میں لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"سیمسن جادید کی غزل کا دامن اس کے لیے بھی وسیع ہے کہ ان کے ہاں غزل کے تمام ادوار کے متنوع رنگ نظر آتے ہیں۔ وہ ایک ایسا شاعر ہے جو غزل کے ارتقائی سفر سے مکمل طور پر آشنا ہے"۔(۳)

سیمسن جاوید معاشرے کی اس دورنگی اور کشمکش میں انسانیت کی بھلائی اور امنِ عالم کی بات کرتے ہیں۔ سیمسن جاوید کا یہی رویہ انہیں معاصر شعری دنیا میں ایک الگ مقام عطا کرتا ہے۔ جاوید یاد کے بقول:

"سیمسن جاوید چونکہ ایک حساس شاعر ہے اس لیے وہ معاشرے میں امن اور بھائی چارہ دیکھنے کا خواہاں ہے۔ اس کے نزدیک امن عالم دورِ حاضر کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ وہ بگڑتے ہوئے معروضی حالات سے دل برداشتہ ہو کر اپنے دکھ اور کرب کا اظہار غزلیہ پیرائے میں بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں۔"(۴)

سیمسن جاوید کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

بڑھتی ہوئی اذیت میری
سمجھے کون مصیبت میری

دوزخ بھی شرمائے جس سے
کیسی ہے یہ جنت میری

درد کے آشنا ہم بھی تھے
پیار کی ہم نوا ہم بھی تھے

چھا گئی کس طرح خزاں یارو
باغ کیسے اجڑ گیا میرا

پھر چرانے لگا نظر کوئی
پھر بھرم ٹوٹنے لگا میرا

وفا کے بدلے وفا جو کرتے
یہ زندگانی خفا نہ ہوتی

الغرض سیمسن جاوید کے افکار ان کی تخلیقی شخصیت کے آئینہ دار ہیں وہ اس معاشرے کو امن اور خیر کا مرکز دیکھنے کے تمنائی ہیں اور سیمسن جاوید اپنی اس خواہش کا وہ واحد حل امن، محبت، پیار اور اخوت کی عملداری کو قرار دیتے ہیں۔ وہ شاعری میں روایتی مضامین کو بار بار پیش کرنے کی بجائے ایک حقیقت پسند شاعر کے طور پر اپنے حقیقی منصب کی روشنی میں انسانیت کی بھلائی اور سیاسی و سماجی شعور کو اجاگر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی رقم طراز ہیں:

"روایتی شاعری کی بجائے لوگوں نے حقیقت پسندی کی طرف زیادہ توجہ کی، غزل میں سیاسی موضوعات اور سیاسی شعور کی عکاسی کی طرف رجحان ہوا۔"(۵)

ترقی پسند شاعروں نے انسانی بھلائی اور انسانیت کے درد کو بخوبی محسوس کیا اور اپنی شاعری میں کثرت سے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ معروف ترقی پسند شاعر ساحر لدھیانوی کا ایک شعر ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مجھے انسانیت کا درد بھی بخشا ہے قدرت نے
میرا مقصد فقط شعلہ نوائی ہو نہیں سکتا

(ساحر لدھیانوی)

سیمسن جاوید نے اس معاشرے کو خوبصورت بنانے اور دیکھنے کے جو خواب دیکھے ہیں اور ان کے دل میں خیر و آگہی کی جو آرزوئیں پنہاں ہیں وہ ان کا اظہار اپنے اکثر اشعار میں کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر سیمسن جاوید کا شعری رویہ مثبت اقدار کا حامل ہے وہ منفی رویوں کو معاشرے کے لیے زہرِ قاتل قرار دیتے ہیں اور اس سماج کو اعلیٰ اقدار کا حامل دیکھنے کے تمنائی ہیں۔ کاش سیمسن جاوید کی یہ تمنائیں پوری ہو جائیں اور یہ انسانی معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے، سیمسن جاوید کے لیے محبت سلامتی اور سکھ کی بے شمار دعائیں۔۔

حوالہ جات

۱۔ وقار احمد رضوی، ڈاکٹر، "تاریخ جدید اردو غزل" نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ص ۸۳

۲۔ سید عابد علی عابد، "اصولِ انتقادِ ادبیات" سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۳۱۵

۳۔ جاوید یاد، "سیمسن جاوید کی غزل کے متنوع رنگ"، (غیر مطبوعہ مضمون)

۴۔ ایضاً،

۵۔ وقار احمد رضوی، ڈاکٹر، "تاریخ جدید اردو غزل" نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ص ۹۵۹